OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
April –June -2023
Vol: 8, Issue:30
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

خواتین کے مالی مسائل کا صراط الجنان کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Economic Problems of Women in the light of Sirat al-Jinan

Nimra Naeem
House#2,Street 20 B Near Sheikh Masjid, Wasanpura, Lahore:
naeemnimra63@gmail.com

Abstract
Women have much role in the establishment of a good society. Economic position of a country also depends on the active participation of women in economic activities. Islam has given them right of possession. Women have no any economic responsibility even then they have been given right in heritance in Islam. This article aims to discuss the economic problems of women in the light of Tafsir Sirat al-Jinan. Examples of economic problems have been collected from the tafsir then discussed and analysed. It can be concluded that writer of the book Sirat al-Jinan has discussed the economic problems of women with reference of early sources and described the rulings of Islamic Jurisprudence. The method adopted by the mofassir is easy and comprehendable.

Keywords: Economic problems, Women, Sirat al-Jinan,

خواتین معاشرے کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں ان کے اس کردار کو مزید بہتر کیا جاسکتا ہے اگر ان کے مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ علامہ قاسم عطاری کی تفسیر قرآن "تفسیر صراط الجنان" دور حاضر کی تفاسیر میں سے ایک آسان مختصر اور عام فہم تفسیر ہے جس میں انہوں نے بہت جامعیت کے ساتھ

مسائل بیان کیے ہیں۔ اس مقالہ میں ان کے عورتوں کے مالی مسائل کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ خواتیں کو بہت سے مالی مسائل کا سامنا ہے جیسے شوہر کا بیوی کو مہر و نان و نفقہ نہ دینا، ظلم کرنا اور مارنا وغیرہ۔ مہر و نان و نفقہ نہ دینے کی ایک وجہ بیروزگاری بھی ہے۔ بری صحبت میں ملوث ہونا، نشے کا عادی ہونا۔ ایسی صورت حال میں خواتین کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت سی خواتین مجبور ہو کر گھر سے باہر خود کمانے کے لیے نکلتی ہیں اور طلاق ملنے کے ڈر سے شوہر کا ظلم و ستم برداشت کرتی ہیں لوگوں کے گھروں کی صفائیاں کر کے اور کپڑے دھو کر اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ہیں۔ جبکہ عورت کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ ہے جس میں خوراک، لباس اور رہائش وغیرہ شامل ہیں۔

مہر سے متعلقہ مسائل

حق مہر سے مراد وہ ہدیہ و تحفہ ہے جو شادی کے موقع پر شوہر اپنی منکوحہ کو نقدی رقم یا کسی بھی مال و متاع کی صورت میں حسب توفیق ادا کرتا ہے۔ اس کی ادائیگی شوہر پر واجب ہے البتہ اسے اتنی اجازت ہے کہ اگر فوری طور پر ادا نہیں کر سکتا تو کچھ دیر تک ادا کر دے۔ لیکن اگر عورت اپنی خود کی مرضی سے شوہر کو مہر معاف کر دے تو ایسی صورت میں بھی جائز ہو گا۔

جیسا کہ دلائل سے ثابت ہے۔

وَآتُواْ النَّسَاء صَدُقَتِهِنَّ نِحْلَةً۔ [1] "عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی ادا کرو"۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ:

لما تذوج علی فاطمۃ قال لہ رسول اللہ اعطھا شیئًا قالا ماعندی شی قال این درعک الحطمیتہ؟

"جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے شادی کی تو رسول اکرم ﷺ نے انہیں کہا، اسے کچھ دو۔ تو انہوں نے فرمایا، میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا، تیری حطمی زرع کہاں ہے"؟[2]

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ:

رَسُول پاک ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا اور ان کا حق مہر ان کی آزادی کو ہی قرار دیا"۔[3]

---

[1] القرآن، النساء ۴ : ۴ Al Qur'ān, 4:4

[2] ابو داؤد سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب النکاح، باب فی الرجل یدخل مراتہ قبل ان ینقدھا، رقم الحدیث : ۱۸۶۰
Abū Daud Sulaimān bin Ashath, al-Sunan, Kitāb–al-Nikah, Bab Fi-al-Rajul yadkholo mara'tohu Qabla an yanqdha, Hadith no. 1860

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

خير الصداق السيره. "بہترین حق مہر وہ ہے جسے ادا کرنا انتہائی آسان ہو"۔

ایک روایت میں ہے کہ

خير النكاح السيره. "بہترین نکاح وہ ہے جو (مہر کے لحاظ سے) آسان ہو"۔[4]

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ

قال جاء رجل الى النبى فقال انى تزوجت امداة من الانصار فقال له النبى هل نظرت اليها فان فى عيون الانصار شيئاقال قد نظرت اليها قال على كم تذوجتها قال على اربع اواق فقال له النبىﷺ على اربع اواق؟ كانما تنحتون الفضة من عروض هذا الجبل ماعندنا مانعطيك ولكن عسى ان نبعثک فى تصيب منه قال فبعت بعثا الى بنى عبس بعث ذلک الرجل فيهم -[5]"ایک شخص نبی پاک ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے انصاری لڑکی سے نکاح کیا ہے۔ تو رسول ﷺ نے فرمایا، تم نے اسے دیکھا تھا؟ اس لیے کہ انصاری کی آنکھوں میں کچھ عیب بھی ہوتا ہے۔ اس نے کہا میں نے عرض کیا کہ چار اوقیہ چاندی پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا، چار اوقیہ پر؟ گویا تم لوگ اس پہاڑ کے پہلو سے چاندی کھودلاتے ہو (یعنی جب ہی تو زیادہ مہر باندھتے ہو) اور ہمارے پاس تمہیں دینے کو کچھ نہیں ہے مگر اب ہم تمہیں ایک لشکر کے ساتھ بھیج دیتے ہیں کہ اس میں تمہیں (غنیمت کا) حصہ ملے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر قبیلہ بنی عبس کی طرف آپ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا تو اس کے ساتھ اسے بھی بھیج دیا"۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں:

---

[3] محمد بن اسماعیل بخاری، الصحیح، کتاب النکاح، باب من جعل عتق الامۃ صداقھا، رقم الحدیث : ۵۰۸۶
Muhammad bin Ismāil Bhukhāri, Al-Jame , Kitab–al-Nikah, Bāb man ja'la itq ul-amate Sadāqaha, Hadith no.5086

[4] ابوداؤد سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب النکاح، باب فيمن تذوج ولم يسم صداقا حتى مات، رقم الحدیث : ۱۸۰۹
Abū Daud Sulaimān bin Ashath, al-Sunan, Kitab–al-Nikah, Bab Fi-al-Rajul yadkholo mara'tohu Qabla an yanqdha, Hadith no. 1809

[5] مسلم ابن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ندب النظر الى وجه المراة و لفيها لمن يريد تذوجها، رقم الحدیث : ۱۴۲۴
Muslim Bin Ḥajjāj, Al-Jame , Kitab–al-Nikāḥ, Nudob-al-Nazar ila wajh al-Marate, Hadith no.5086

تذوج ابو طلحة ام سلیم فکان صداق ما بینهما الاسلام اسلمت ام سلیم قبل ابی طلحة فخطبها فقالت انی قد اسلمت فان اسلمت نکحتک فاسلم فکان صداق مابنهما۔ [6] حضرت ابو طلحہؓ نے حضرت ام سلیمؓ سے نکاح کیا، تو حق مہر اسلام تھا۔ حضرت ام سلیمؓ حضرت ابو طلحہؓ سے پہلے مسلمان ہوئیں تو ابو طلحہؓ نے ان کی جانب پیغام نکاح بھیجا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں مسلمان ہوگئی ہوں اگر آپ مسلمان ہو جائیں تو میں آپ کے ساتھ نکاح کر لوں گی۔ چنانچہ وہ مسلمان ہوگئے تو اسلام ہی ان کے درمیان حق مہر تھا۔

مہر کا قرآنی حکم تفسیر صراط الجنان کی روشنی میں

وَآتُواْ النَّسَاء صَدُقَتِہِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِیْئاً مَّرِیْئاً۔ [7]

”اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا“۔

ترجمہ کنزالعرفان: ”اور عورتوں کے انکے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ خوش دلی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے پاکیزہ خوشگوار (سمجھ کر) کھاؤ“۔

”اس آیت میں اللہ تبارک تعالیٰ نے شوہروں کو حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو ان کا مقرر کردہ مہر خوشی سے ادا کریں اور اگر تمہاری بیویاں اپنی خوشی سے وہ مہر تمہیں واپس کر دیں تو وہ تمہارے لئے جائز ہے کہ تم اسے خوشی سے لے لو، اس میں تمہارا دنیا اور آخرت میں کوئی نقصان نہیں“۔

مہر سے متعلق چند مسائل

اس آیت سے جو چیزیں واضح ہوئیں وہ درج ذیل ہیں:

مہر پر حق صرف عورتوں کا ہے نہ کہ ان کے عزیز رشتے داروں کا اگر عورت کا حق مہر اس کے کسی عزیز نے وصول کیا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ مہر اس عورت تک پہچا دے جو اس کی حقدار ہے، حق مہر کو اللہ کے حکم کے مطابق عورت کا شرعی حق سمجھ کر خوشی خوشی دینا چاہئے اگر عورتیں اپنی رضامندی سے مہر تمہیں واپس دے دیں تو وہ تمہارے لیے جائز ہے وہ تم لے سکتے ہو اس پر تمہیں کوئی گناہ نہیں ہمارے معاشرے میں لوگ خواتین سے مہر

---

[6] احمد بن شعیب النسائی، السنن، کتاب النکاح، باب التزویج علی الاسلام، رقم الحدیث: ۳۳۴۰

Aḥmad bin Shoaib al-Nasai, Al-Sunan, Kitab–al-Nikaḥ, Bab al-Tarweej ala al-Islam, , Hadith no.3340.

[7] القرآن، النساء، ۴: ۴

Al Qur'ān, 4:4

معاف کروانے کے لیے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں جیسے موڈ خراب کر لینا، بات بات پر غصہ ظاہر کرنا وغیرہ اس طرح وہ اپنا مہر معاف بھی کروا لیتے ہیں جبکہ یہ سب صورتیں جائز نہیں، اس طرح صرف اپنے نفس کو راضی کیا جا سکتا ہے۔

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلاً أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مِّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِإِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلاَ مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَن تَصْبِرُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ ۔[8]

ترجمہ کنزالایمان: "اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو انکے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو قید میں آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی جب وہ قید میں آجائیں پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے یہ اس کے لیے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

ترجمہ کنزالعرفان: "اور تم میں سے جو کوئی اتنی قدرت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکے تو ان مسلمان کنیزوں سے نکاح کرے جو تمہاری مِلک ہیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم سب آپس میں ایک جیسے ہو تو ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کر لو اور اچھے طریقے سے انہیں ان کے مہر دیدو اس حال میں کہ وہ نکاح کرنے والی ہوں۔ نہ زنا کرنے والی اور نہ پوشیدہ آشنا بنانے والی۔ پھر جب ان کا نکاح ہو جائے تو اگر وہ کسی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں کی نسبت آدھی سزا ہے۔ یہ تم میں سے اس شخص کے لیے مناسب ہے جسے بدکاری (میں پڑ جانے) کا اندیشہ ہے اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی"۔[9]

---

[8] القرآن، النساء ۴ : ۲۵
Al Qur'ān 4:25

[9] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۲:۱۹۸
Mufti Qasim Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 2:198

ترجمہ کنزالعرفان: اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال فرمائیں جنہیں تم مہر دو اور تمہاری مملوکہ کنیزیں جو اللہ نے تمہیں مالِ غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھو کی بیٹیاں اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی اور ایمان والی عورت (تمہارے لیے حلال کی) اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ خاص تمہارے لیے ہے دیگر مسلمانوں کیلیے نہیں۔ ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور ان کی مملوکہ کنیزوں میں مقرر کیا ہے (یہ خصوصیت اس لیے) تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔[10]

اس آیت میں نکاح سے متعلق نبی کریم ﷺ کی خصوصیت بیان فرمائی گئی اور جن عورتوں سے نکاح کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے لیے حلال فرمایا، یہاں ان کی چار قسمیں بیان کی گئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ "وہ عورتیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نے مہر عطا فرمایا، جیسے حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ۔

۲۔ وہ عورتیں جو مال غنیمت میں حاصل ہوئیں، جیسے حضرت صفیہؓ اور حضرت جویریہؓ، انہیں تاجدار رسالت ﷺ نے آزاد فرمایا اور ان سے نکاح کیا۔

۳۔ نبی کریم ﷺ کے چچا کی بیٹیاں، پھوپھوں کی بیٹیاں، ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ ساتھ ہجرت کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہجرت کرنے میں حضور اکرم ﷺ کی پیروی کی خواہ انہوں نے آپ ﷺ سے پہلے ہجرت کی ہو یا بعد میں کی ہو اور یہ قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ ساتھ ہجرت کرنے کے بغیر بھی ان میں سے ہر ایک سے (نکاح کرنا) حلال ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاص حضور ﷺ پر نور کے حق میں ان عورتوں کا حلال ہونا اس قید کے ساتھ مفید ہو۔

---

[10] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۸ : ۶۴ - ۶۵

Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 8:64,65

۴۔ اس مومنہ عورت کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضور ﷺ کے لیے حلال کر دیا جو مہر اور نکاح کی شرائط کے بغیر اپنی جان آپ کو ہبہ کر دے البتہ اس میں شرط یہ ہے رسول کریم ﷺ اسے نکاح میں لانے کا ارادہ فرمائیں تو وہ حلال ہے"۔[11]

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے کیونکہ اس آیت کے نزول کے وقت حضور اقدس ﷺ کی ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعے زوجیت سے مشرف ہوئی ہوں۔

خا لصته لک من دون المومنين: یہ خاص تمہارے لئے ہے، دیگر مسلمانوں کیلیے نہیں۔"یعنی مہر کے بغیر نکاح کرنا خاص آپ کے لیے جائز ہے امت کے لیے نہیں، امت پر بہر حال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین نہ کریں یا جان بوجھ کر مہر کی نفی کر دیں۔

قد علمنا مافد صنا عليهم: ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے "یعنی ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے جیسے مہر ادا کرنا اور نکاح کے لیے گواہوں کا ہونا اور بیویوں میں باری کا واجب ہونا اور چار آزاد عورتوں تک کو نکاح میں لانا اور ان کی ملکیت میں موجود کنیزوں کے بارے میں جو احکام لازم کئے وہ ہمیں معلوم ہیں۔"

"اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے۔[12]

لكيلا تكون عليك حرج: تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو"یعنی اے حبیب ﷺ نکاح کے معاملے میں آپ کے لیے خصوصی رعاتیں اس لیے ہیں تاکہ آپ پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ اپنے بندوں کے تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے اور بہت مہربان ہے"۔

لاَّ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَآء مَا لَمْ تَمَسُّوهُنُّ أَوْ تَفْرِضُواْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدْرُهُ مَتَاعاً بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۔[13]

---

[11] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۸ : ۶۵ - ۶۶

Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 8:64,65

[12] ایضاً، ۸:۶۶

Ibid, 8:66

ترجمہ کنزایمان: "تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کر لیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز واجب ہے بھلائی والوں پر"۔

مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ :جب تک تم نے انہیں نہ چھوا ہو۔ آیت میں مہر کے چند مسائل کا بیان ہے جس عورت کا مہر مقرر کیے بغیر نکاح کر دیا گیا ہو، اگر اس کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدی تو کوئی مہر لازم نہیں، ہاتھ لگانے سے ہم بستری کرنا مراد ہے اور خلوت صحیحہ بھی اس کے حکم میں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مہر کا ذکر کئے بغیر بھی نکاح درست ہے۔

مگر اس صورت میں اگر خلوتِ صحیحہ ہو گئی یا دونوں میں سے کوئی فوت ہو گیا تو مہر مثل دینا واجب ہے بشر طیکہ نکاح کے بعد انہوں نے آپس میں کوئی مہر طے نہ کر لیا ہو اور اگر خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق ہو گئی تو تین کپڑوں یعنی کرتا، شلوار اور دوپٹے پر مشتمل ایک جوڑا سوٹ دینا واجب ہوتا ہے، یہاں آیت میں اسی کا بیان ہے اور اگر جوڑے کی جگہ اس کی قیمت دیدے تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ نیز جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اس کو خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دیدی ہو اس کو تو جوڑا دینا واجب ہے اور اس کے سوا ہر مطلقہ کے لیے مستحب ہے۔

عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ :مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق دینا لازم ہے امیر و غریب پر ان کی حیثیت کے مطابق جوڑا دینے کا حکم ہے یعنی اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو جوڑا اعلیٰ درجے کا ہو اور اگر دونوں محتاج ہوں تو جوڑا معمولی درجے کا اور ایک مالدار ہو اور ایک محتاج تو جوڑا درمیانے درجے کا ہو۔[14]

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إَلاَّ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِىْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَن تَعْفُواْ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَلاَ تَنسَوُاْ الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ ۔[15]

---

[13] القرآن، البقرہ ۲ : ۲۳۶ — Al Qur'ān, 2:236

[14] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۱ : ۴۱۲ — Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 1:412

[15] القرآن، البقرہ ۲ : ۲۳۷ — Al Qur'ān, 4:4

ترجمہ کنز الایمان:"اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیز گاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بُھلا نہ دو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے"۔

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ :اور اگر تم عورتوں کو انہیں چھونے سے پہلے طلاق دیدو۔ اس آیت میں ۶ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

۱۔ اگر مہر مقرر ہو اور عورت کے قریب جائے بغیر اسے طلاق دیدی وہ تو مقرر کردہ مہر کا نصف یعنی آدھا دینا پڑے گا، مثلاً دس ہزار مہر تھا تو پانچ ہزار دینا ہو گا۔

۲۔ اگر عورت اس آدھے میں سے بھی کچھ معاف کر دے تو جائز ہے۔

۳۔ شوہر اپنی خوشی سے آدھے سے زیادہ دیدے تو بھی جائز ہے۔[16]

۴۔ شوہر کا اپنی خوشی سے آدھے سے زیادہ دینا تقوی و پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے کہ بیوی کو طلاق دینے کے باوجود کوئی زیادتی کرنے کی بجائے احسان سے پیش آرہا ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگرچہ میاں بیوی میں جدائی ہو رہی ہو تب بھی آپس میں احسان کرنا نہ بھولو یعنی طلاق کے بعد آپس میں کینہ و دعداوت نہ ہو، اسلامی اور قرابت کے حقوق کا لحاظ رکھا جائے۔ اس میں حسنِ سلوک و مَکارم اخلاق کی ترغیب ہے۔

۶۔ آیت کے آخر میں یہ بھی فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے یعنی اس تصور و اعتقاد کو ہر وقت ذہن نشین رکھو تا کہ تم ظلم و زیادتی سے بچو اور فضل و احسان کی طرف مائل رہو۔

طلاق کا معاملہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ عموماً دونوں فریق جذبہ انتقام میں اندھے ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی آپس میں حسنِ سلوک کا حکم فرمارہا ہے اس میں بھی خصوصاً مرد کو زیادہ تاکید ہے کیونکہ زیادہ ایذاء عام طور پر مرد اور اس کے خاندان کی طرف سے ہوتی ہے۔[17]

---

[16] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۱:۴۱۳

Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 1:413

[17] ایضاً، ۱: ۴۱۴

Ibid, 1:414

وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاء ذَلِكُمْ أَن تَبْتَغُواْ بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۔ [18]

ترجمہ کنزالایمان: ”اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں“۔

ان تبتغوا باموالکم: ”عورت سے نکاح کا مقصد حصول اولاد ہونا چاہئے نہ کہ لذت نفس کا پورا کرنا، نکاح کا ایک مقصد انسان کا خود کو بے حیائی سے بچانا ہے یعنی اس سے مراد زنا سے بچنا بھی ہے بلکہ اس کے برعکس عورت سے نکاح مہر کے بدلے کیا جاتا ہے یا اپنی شہوت کو پورا کرنے اور اس کا مقصود اپنی نفسانی خواہش کی تکمیل ہوتا ہے [19]

مہر کے چند ضروری مسائل

اس آیت میں مہر سے متعلق ذکر کیا گیا ہے اس مناسبت سے ایسے ضروری مسائل پیش کیے جاتے ہیں جن کا تعلق مہر سے ہے۔ دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی کی قیمت کے مطابق جو قیمت بنتی ہے وہ مہر کی مقدار ہے -مہر کی رقم میاں بیوی دونوں کی رضامندی سے بھی مقرر کی جاسکتی ہے۔ ہر وہ چیز جو مال نہیں مہر نہیں ہو سکتی، مہر کے لیے رقم کا ہونا لازم ہے مثلاً اگر کوئی شخص بطور مہر اپنی بیوی کو قرآن مجید پڑھا دے تو یہ مہر مثل ہو گا -ایسی صورت میں بھی مہر مثل واجب ہو گا اگر نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ کیا جائے یا مہر مقرر کیے بغیر نکاح ہو جائے اور میاں بیوی دونوں میں سے کسی ایک کی وفات ہو گئی ہو اور خلوت صحیحہ بھی ہو گئی ہو۔ فما استمتعتم بہ منھن: (تو ان میں سے جن عورتوں سے نکاح کرنا چاہو) یعنی ان عورتوں کا تم پر مہر دینا لازم ہے جن سے نکاح کر کے تم فائدہ لینا چاہو،۔[20]

---

[18] القرآن، النساء، ۴: ۲۴
Al Qur'ān, 4:24

[19] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۱: ۱۹۶
Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 1:196

[20] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۱: ۱۹۶
Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 1:196

نان ونفقہ

عورتوں کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ شوہر کا بیوی کو نان و نفقہ نہ دینا ہے جبکہ عورت نفقہ کی حقدار ہے۔ رب تعالیٰ نے عورت کے نفقہ کی ذمہ داری مرد کو دی ہے کہ وہ اسے اپنی حیثیت کے مطابق خوراک، لباس، رہائش اور ضرورت کی تمام چیزیں فراہم کرے۔ خواتین کی بہت سی اپنی ذاتی ضروریات ہوتی ہیں۔ شوہر کو چاہئے کہ اپنی بیوی کو ماہانہ کچھ جیب خرچ بھی دے تاکہ وہ اس سے اپنی ضروریات پوری کر سکے۔ اسی طرح خواتین کو بھی چاہئے کہ فضول خرچی نہ کرے اور نہ زیادہ فرمائشیں کریں جس سے اس کا شوہر حرام کمانے پر مجبور ہو۔

عورت اگر بیٹی ہے تو باپ کی ذمہ داری ہے بیوی ہے تو شوہر اس کا ذمہ دار ہے بہن کی کفالت بھائی کے ذمہ ہے اور ماں کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر ہے اسلام میں عورت پر کوئی معاشی بوجھ نہیں رکھا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے حقوق بتلاتے ہوئے فرمایا:

الاوحقهن عليكم ان تحسنو اليهن فی کسوتهن و طعا مهن ۔[21]

"سنو! تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کے خورش و پوشش میں حسن سلوک کرو"۔

جن چیزوں سے خواتین کی ضروریات پوری ہو جائیں وہ سب چیزیں نفقہ میں شامل ہے۔

جیسا کہ شوہر پر بیوی کے لیے رہائش کا انتظام کرنا واجب ہے۔

جیسے کہ قرآن میں ہے:

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ ۔[22]

"ان عورتوں کو اپنی حیثیت کے مطابق اسی جگہ رہائش مہیا کرو، جہاں تم رہتے ہو"۔

اس آیت میں شوہر کے لیے حکم ہے کہ وہ عورت کی عدت کے دوران اس کو رہائش مہیا کرے، اس کو ضرورت زندگی کی اشیاء فراہم کرے اور جب تک وہ عدت میں ہے اسے اذیت و تکلیف نہ پہنچائے، اسے گھر سے جانے کا نہ کہے اور طلاق شدہ عورتیں حمل والی ہوں یا عدت کے دوران کوئی عورت حمل سے ہو تو اس کا بھی خرچہ مرد کے ذمہ ہے جب تک کہ وہ بچہ پیدا نہ ہو جائے، جیسا کہ بچے کی پیدائش پر عورت کی عدت پوری ہو جاتی ہے تو عورت

---

[21] ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، السنن، باب ما جآء فی حق المراۃ علی زوجھا، رقم الحدیث : ۱۱۶۳

Abu Eisa Muhammad bin Eisa, Al-Sunan, Bab Ma Ja fi Haq al-Marate ala Zoujeha, Hadith no 1163

[22] القرآن، الطلاق ۶۵ : ۶

Al Qur'ān, 65:6

بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کر سکتی ہے ایسا کرنا عورت کے لیے جائز ہے اور دونوں آپس میں ایک دوسرے پر سختی سے کام نہ لیں، آپس میں صلح اور تعاون سے پیش آئیں اور اگر دونوں کے آپس کے معاملات ٹھیک نہ ہوں اور عورت شوہر کی حیثیت سے زیادہ اجرت مانگے اور باپ دینا نہ چاہے تو اسے حق ہے کہ وہ کسی اور عورت کا کم اجرت میں انتظام کرے۔

طلاق شدہ خواتین کو دوران عدت رہائش و نفقہ دینے سے متعلق شرعی احکام

عدت پوری ہونے تک عورت کی رہائش اور نفقہ مرد پر فرض ہے نیز دوران عدت عورت کی اجرت بھی شوہر کے ذمہ ہے۔ عورت کو طلاق رجعی ہو یا بائن نفقہ دونوں صورتوں میں دینا لازم ہے چاہے عورت حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔[23]

نان و نفقہ کا قرآنی حکم اور اس کی وضاحت صراط الجنان کی روشنی میں

وَعلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لاَ تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلاَّ وُسْعَهَا لاَ تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلاَ مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالاً عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُواْ أَوْلاَدَكُمْ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ۔[24]

ترجمہ کنزالایمان: ”اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا اس کے بچے سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا میاں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی کو اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس میں رضا اور مشورے سے دودھ چھڑوانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو“۔

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىo لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ

[23] ایضاً، ۵۱ — Al Qur'ān, 65:5

[24] القرآن، البقرہ ۲ : ۲۳۳ — Al Qur'ān, 2:233

وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْساً إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْراً ۔[25]

ترجمہ کنز الایمان: "عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انھیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہو تو انہیں نان ونفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچہ پیدا ہو پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں تو انھیں اس کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو پھر اگر باہم مضائقہ کرو تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔ مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا"۔[26]

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ : عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی گنجائش کے مطابق اس آیت میں عدت کے دوران عورت کی رہائش، اس کے اخراجات اور اگر اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے تو اسے دودھ پلانے سے متعلق شرعی احکام بیان کئے جارہے ہیں۔[27]

چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جن عورتوں کو تم نے طلاق دی انہیں وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو، اپنی طاقت کے مطابق انہیں رہائش دو اور انہیں یوں تکلیف نہ دو کہ ان کے مکان کو گھیر کر ان کی جگہ تنگ کر دو، یا کسی موافق کو ان کے ساتھ رہائش دے دو نیز تم انہیں کوئی ایسی ایذا دے کر تنگی نہ پہنچاؤ کہ وہ گھر سے نکلنے پر مجبور ہو جائیں اور اگر طلاق والی خواتین حمل والیاں ہوں تو ان پر شریعت کے مطابق خرچ کرتے رہو۔ یہاں تک کہ وہ بچہ کر دیں کیونکہ ان کی عدت بچہ پیدا ہونے پر ہی پوری ہو گی، پھر اگر وہ تمہارے لیے بچے کو دودھ پلائیں تو انہیں ان کے کام کی اجرت دو اور اجرت سے متعلق آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کر لو اور یہ خیال رکھو کہ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے، نہ عورت اس معاملہ میں سختی کرے، پھر اگر آپس میں یہ معاملہ طے کرنے میں دشواری سمجھو اور اپنے کی ماں کسی دوسری عورت کے برابر اجرت پر راضی نہ ہو بلکہ زیادہ اجرت کا مطالبہ کرے اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے تو قریب ہے کہ اسے کوئی اور عورت دودھ پلادے گی یعنی پھر شوہر کسی دوسری کا انتظام کرے۔[28]

---

[25] القرآن، الطلاق ۶۵ : ۶ - ۷, Al Qur'ān, 65:6

[26] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۱۰ : ۲۰۵ Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 10:205

[27] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن ، ۱۰ : ۲۰۶ Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 10:206

[28] ایضاً، ۱۰ : ۲۰۶ 6 Ibid, 10:20

طلاق یافتہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ دینے سے متعلق دو شرعی مسائل

۱۔ طلاق دی ہوئی عورت کو عدت پوری ہونے تک رہنے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور عدت کے زمانہ میں نفقہ یعنی اخراجات دینا بھی واجب ہے۔

۲۔ نفقہ جیسے حاملہ عورت کو دینا واجب ہے ایسے ہی غیر حاملہ کو بھی دینا واجب ہے خواہ اسے طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔

بچے کو دودھ پلانے سے متعلق شرعی احکام

بچے کو دودھ پلوانا اس کے باپ کی ذمہ داری ہے نہ کہ اس کی ماں کی، البتہ اگر بچہ ماں کے علاوہ کسی اور کا دودھ نہ پیتا ہو تو ایسی صورت میں ماں پر دودھ پلانا فرض ہے اور اگر باپ غریب ہے ماں کی اجرت نہیں دے سکتا تو اس حالت میں بھی ماں پر بچے کو دودھ پلانا فرض ہو گا-

کسی دوسری عورت کو بھی اجرت پر دودھ پلوانے کے لیے رکھا جاسکتا ہے یہ طریقہ جائز ہے- کسی دوسری عورت کی بجائے بچے کی اپنی ماں اسی اجرت پر دودھ پلانے کے لیے زیادہ مستحق ہو گی، اگر عورت شوہر کے نکاح میں ہو تو ایسی حالت میں اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کرے اور نہ اس کیلئے طلاق رجعی میں اجرت لینا جائز ہو گا۔

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ : یعنی ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنی بیوی کو خرچہ دے، جس شخص کی مالی حالت اچھی ہو وہ اپنی حیثیت کے مطابق دودھ پلانے والی ماؤں اور عدت والی عورتوں کو خرچہ دے، جس شخص کی مالی حالت اچھی نہیں وہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچہ دے کیونکہ اللہ اپنے بندوں پر اتنا ہی بوجھ ڈالتے ہیں جتنا اسے رزق عطا کیا ہے[29]

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِيْنَ o كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۔[30]

ترجمہ کنزالایمان: "اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب طور پر نان و نفقہ ہے، یہ واجب ہے پرہیز گاروں پر۔ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھو"۔

[29] ایضاً، ۱۰ : ۲۰۷ — Ibid, 10:207

[30] القرآن، البقرہ، ۲ : ۲۴۱ - ۲۴۲ — Al Qur'ān, 2:241, 242

ترجمہ کنزالعرفان: "اور طلاق والی عورتوں کے لئے بھی شرعی دستور کے مطابق خرچہ ہے، یہ پرہیز گاروں پر واجب ہے اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو"۔

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ : "اور طلاق والی عورتوں کے لیے بھی خرچہ ہے یہاں آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ طلاق کی عدت میں شوہر پر عورت کا نان ونفقہ دینالازم ہے"۔[31]

سکنی کا قرآنی حکم تفسیر صراط الجنان کی روشنی میں

لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ۔ [32]

ترجمہ کنزالایمان: "انہیں کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں"۔

ترجمہ کنزالعرفان: "تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ نکلیں مگر یہ کہ کسی صریح برائی کا ارتکاب کریں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں"۔

عورت کا گھر میں عدت گزارنے سے متعلق شرعی احکام

عدت کے دوران عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنی عدت اپنے شوہر کے گھر میں گزارے، شوہر کیلئے جائز نہیں کہ وہ دوران عدت بیوی کو گھر سے جانے کا کہے اور نہ ہی عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ خود گھر سے باہر قدم نکالے اگر عورت کوئی بے حیائی کے کاموں میں ملوث ہو یا شوہر کی نافرمان ہو تو ایسی حالت میں شوہر کا بیوی کو نکالنا جائز ہے، جس گھر میں عورت موجود ہو اور گھر تنگ بھی ہو تو ایسی صورت میں شوہر کا مکان سے باہر چلے جانا ضروری ہے، طلاق رجعی اور طلاق بائن کی صورت میں عورت کو ایسی رہائش دی جائے جس سے اس کی بے پردگی نہ ہو اور میاں بیوی کے درمیان کوئی اور عورت حائل ہو تو یہ زیادہ بہتر عمل ہے اور اگر عورت گھر والوں کو تکلیف پہنچاتی یا پریشان کرتی ہو تو شوہر کے لیے جائز ہے کہ وہ اسے گھر سے نکال دے اور اس عورت کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں جو طلاق رجعی اور طلاق بائن کی عدت میں ہو۔

---

[31] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۱: ۴۱۷

Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 1:417

[32] القرآن، الطلاق ۶۵: ۱

Al Qur'ān, 65:1

وَتِلْکَ حُدُودُ اللّٰہِ: "اور یہ کہ اللہ کی حدیں ہیں یعنی تمہیں جو احکام دیئے گئے یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں جن کے اندر رہنا بندوں پر لازم ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بیشک اس نے گناہ کر کے اپنی جان پر ظلم کیا"۔[33]

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجاً وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعاً إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيَ أَنفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوفٍ وَاللّهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ -[34]

ترجمہ کنزالایمان:"اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لیے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان ونفقہ دینے کی نہ نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے"۔

ترجمہ کنزالعرفان:"اور جو تم میں مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لیے (انہیں گھروں سے) نکالے بغیر سال بھر تک خرچہ دینے کی وصیت کر جائیں پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس معاملے میں کوئی گرفت نہیں جو وہ اپنے بارے میں شریعت کے مطابق کریں اور اللہ زبردست حکمت والا ہے"۔

(وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ :اور جو تم میں مر جائیں)

"ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال تھی اور اس ایک سال میں وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان ونفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی، پھر ایک سال کی عدت سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۴ "يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْراً " سے منسوخ ہوئی جس میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی اور سال بھر کا نفقہ سورہ نساء کی آیت نمبر ۱۲ یعنی آیت میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کو شوہر کی وراثت میں حصہ مقرر کر دیا گیا لہذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا۔[35]

---

[33] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۱۰ : ۱۹۸

Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 10:198

[34] القرآن، البقرہ ۲ :۲۴۰

Al Qur'ān, 2:240

[35] عطاری، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ۱ :۴۱۶

Attāri, Ṣirāt al-Jinān fi Tafsīr al Qur'ān, 10:416

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۔[36]

ترجمہ کنزالایمان: "اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب طور پر نان ونفقہ ہے"۔

ترجمہ کنزالعرفان: "اور طلاق والی عورتوں کے لیے بھی شرعی دستور کے مطابق خرچہ ہے"۔

(وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ : اور طلاق والی عورتوں کے لیے بھی خرچہ ہے)

"یہاں آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ طلاق کی عدت میں شوہر پر عورت کا نان ونفقہ دینا لازم ہے"۔

خلاصہ بحث

عورت چاہے ماں ہو، بہن ہو، بیٹی ہو یا بیوی ہو، عورت کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ ہے۔ عورت کا لباس، خوراک، رہائش اور ضروریات زندگی کی تمام اشیاء مرد کے ذمہ ہے ہر لحاظ سے اسلام نے عورت کو مالی بوجھ سے آزاد رکھا ہے۔ اسی طرح مہر کی رقم بھی بیوی کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو ان کے مہر خوشی سے دیں اگر مرد مہر اور نفقہ دینے پر قدرت رکھتا ہو تو اس کے لیے نکاح کرنا سنت موکدہ ہے۔ مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے۔ مہر کے لیے مال کا ہونا ضروری ہے بطور مہر اگر شوہر بیوی کو قرآن مجید یا دین کا علم سکھائے گا تو یہ مہر مثل ہوگا۔ خواتین کے حقوق میں ایک حق سکنی ہے یعنی عورت کی رہائش کی ذمہ داری شوہر پر لازم ہے جو کہ ایک بیوی کا حق ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے "عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں" اور جو عورت عدت میں ہو اس کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں۔ طلاق کی عدت میں بھی شوہر پر عورت کا نان و نفقہ دینا لازم ہے اور الگ رہائش کا حق قرآن میں موجود استیذان کے حکم سے ثابت ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

[36] القرآن، البقرہ، ۲ : ۲۴۱

Al Qur'ān, 2:241